نجانوں کے بارے میں کہانیاں

نکولائی نوسوف





سیاحت کی تیاری

"رادوگا" اشاعت گھر ماسکو



نجانوں کے بارے میں کہانیاں

٧

نکولائی نوسوف

سیاحت کی تیاری

ترجمہ : تقی حیدر
تصویریں : بریس کلاؤشین



"رادوگا" اشاعت گھر
ماسکو





اگلی صبح کو جانوں نے اپنے دوستوں کو جلدی ھی جگا دیا۔ سب اٹھ گئے اور سفر کی تیاریاں کرنے لگے۔ پیچیا اور رکھانیا نے اپنے اپنے چمڑے کے جیکٹ پہنے۔ شکاری گولیا نے اپنے پسندیدہ فل بوٹ پہنے جو چمڑے کے تھے۔ ان بوٹوں کی پنڈلیاں گھٹنوں کے اوپر تک تھیں اور انھیں اوپر بکسوے سے کس لیا جاتا تھا۔ ایسے فل بوٹ سیاحت کے لئے بڑے آرام دہ تھے۔

جلدباز نے اپنا سوٹ ''بجلی،، پہنا۔ اس سوٹ کے بارے میں تفصیل سے بتانے کی ضرورت ھے۔ جلدباز ھمیشہ ھی جلدی میں رھتا تھا اور اسے بیکار وقت گنوانا بالکل پسند نھیں تھا۔ اس نے اپنے لئے سوچ کر ایک خاص سوٹ بنوایا جس میں ایک بھی بٹن نھیں تھا۔ سبھی جانتے ھیں کہ کپڑے پہننے اتارنے میں سب سے زیادہ وقت بٹن لگانے اور کھولنے میں لگتا ھے۔ جلدباز کے سوٹ میں قمیص اور پتلون بھی الگ الگ نھیں تھیں بلکہ وہ ڈنگاری کی طرح ایک ساتھ ھی جڑی ھوئی تھیں۔ اسے بس گدی پر ایک تکمے

سے اٹکا دیا جاتا تھا۔ اور یہ تکمہ کھول دیا تو بس پتہ نہیں کیسے پورا سوٹ کندھوں پر سے اترکر بجلی کی طرح پاؤں پر آ گرتا۔

موٹے گلگلے نے اپنا بہترین سوٹ پہنا۔ گلگلا سوٹوں میں سب سے اہم چیز جیبوں کو سمجھتا تھا۔ جتنی زیادہ جیبیں ہوتیں وہ سوٹ کو اتنا ہی اچھا سمجھتا۔ اس کے بہترین سوٹ میں سترہ جیبیں تھیں۔ دس جیبیں تو جیکٹ میں تھیں — دو تو سینے پر، دو آڑی جیبیں پیٹ پر، دو پہلوؤں میں، تین جیبیں اندر اور ایک چورجیب پیٹھ پر۔ پتلون میں دو جیبیں آگے، دو پیچھے، دو پہلو میں اور ایک نیچے، گھٹنے پر۔ روزمرہ زندگی میں ایسے سترہ جیبوں‌والے سوٹ، جن میں گھٹنے پر بھی ایک جیب ہو، صرف فلموں کے کیمرہ‌مین پہنے نظر آتے ہیں۔

شربتیا نے چارخانے‌دار سوٹ پہنا۔ وہ ہمیشہ چارخانے‌دار سوٹ پہنتا تھا۔ اس کی پتلون بھی چارخانے‌دار ہوتی، جیکٹ بھی چارخانے‌دار اور ٹوپی بھی چارخانے‌دار۔ پھول‌نگر کے بونے اسے دور ہی سے دیکھ‌کر کہتے ''دیکھو، دیکھو، وہ آ رہی ہے شطرنج کی بساط۔،، اگرکہیں نے اسکیئی کرنے کا لباس پہنا جو اس کے خیال میں سیاحت کے لئے بہت موزوں تھا۔ ضروربالضرور نے پٹری‌دار جرسی پہنی، پٹری‌دار گیٹس لگائے اور گردن پر پٹری‌دار مفلر لپیٹ لیا۔ اس لباس میں وہ سر سے پاؤں تک پٹری‌دار تھا اور دور سے لگتا تھا کہ یہ ضروربالضرور تو ہے ہی نہیں بلکہ کوئی معمولی پٹری‌دار توشک ہے۔ ویسے سبھی کی جو سمجھ میں آیا وہ انھوں نے پہن لیا۔ بس بھلکڑ کو کسی طرح اس کا جیکٹ نہ ملا اس لئے کہ اس کی تو عادت تھی اپنی چیزوں کو ادھر ادھر پھینک دینے کی۔ ٹوپی بھی اس نے پتہ نہیں کہیں ڈال دی تھی اور







اسے لاکھ ڈھونڈا مگر وہ نہ ملنی تھی نہ ملی۔ آخر میں پلنگ کے نیچے اسے اپنی کنٹوپوں والی جاڑوں کی ٹوپی مل گئی۔

مصور ٹیوبیا نے فیصلہ کیا کہ وہ سیاحت کے دوران میں جو بھی دیکھے گا اس کی تصویر بنائے گا۔ چنانچہ اس نے اپنے رنگ اور برش بھی لے لئے اور وقت پر انھیں بھی غبارے والی ٹوکری میں رکھ دیا۔ موسیقار پسالٹیریا نے اپنے ساتھ بانسری لے جانے کا فیصلہ کیا۔ ڈاکٹر ٹکیاوالا نے دواؤں کا سفری بیگ لے لیا اور اسے بھی ٹوکری میں بنچ کے نیچے رکھ دیا۔ یہ بڑی دوراندیشی کی بات تھی اس لئے کہ ہو سکتا تھا سیاحت کے دوران میں کوئی بیمار پڑ جائے۔

ابھی صبح کے چھ بھی نہ بجے تھے لیکن چاروں طرف تقریباً پورا شہر جمع ہو گیا تھا۔ بہت سے بونے جو غبارے کی پرواز دیکھنا چاہتے تھے وہ چاردیواریوں پر اور گھروں کی چھتوں پر بیٹھے تھے۔

جلدباز سب سے پہلے ٹوکری میں گھس آیا اور اس نے اپنے لئے سب سے آرام دہ جگہ چن لی۔ اس کے بعد نجانوں ٹوکری میں گھسا۔

آس پاس جمع تماشہ بین چلائے ''دیکھو، یہ لوگ تو بیٹھنے لگے!''

''آپ لوگ ٹوکری میں کیوں پہنچ گئے؟'' جانوں نے کہا۔ ''باہر آ جائیے، ابھی وقت نہیں ہوا۔''

''وقت کیوں نہیں ہوا؟ اب تو پرواز کی جا سکتی ہے'' نجانوں نے جواب دیا۔

''تم کو تو بڑی سمجھ ہے نہ! ابھی غبارے میں گرم ہوا بھرنے کی ضرورت ہے۔''



''اور یہ گرم ہوا کس لئے؟،، جلدباز نے پوچھا۔
''اس لئے کہ گرم ہوا ٹھنڈی ہوا سے ہلکی ہوتی ہے اور ہمیشہ اوپر کو اٹھتی ہے۔ جب ہم غبارے کو گرم ہوا سے بھر دیں گے تو گرم ہوا اوپر کو اٹھے گی اور اپنے ساتھ غبارے کو اوپر کھینچے گی،، جانوں نے سمجھایا۔
''اچھا، مطلب کہ ابھی گرم ہوا کی بھی ضرورت ہے،، نجانوں نے کھینچ کر کہا اور وہ اور جلدباز دونوں ٹوکری سے باھر نکل آئے۔
کسی نے پڑوس کے گھر سے چلاکر کہا ''دیکھو، واپس نکلے آ رہے ھیں! ان لوگوں نے پرواز کا خیال ترک کر دیا۔،،
''ظاھر ہے کہ ترک کر دیا،، دوسری چھت پر سے لوگوں نے جواب دیا۔ ''بھلا ایسے غبارے میں پرواز کی جا سکتی ہے! بس پبلک کو بیوقوف بنا رہے ھیں۔،،
اس وقت میں جانوں نے بونوں کو حکم دیا کہ وہ کئی بوری ریت بھر کر ٹوکری میں رکھ دیں۔ فوراً ھی جلدباز، چپا، اگرکہیں اور دوسرے ننھے بوریوں میں ریت بھر بھر کر ٹوکری میں جمع کرنے لگے۔
''کر کیا رہے ھیں یہ لوگ؟،، تماشہبینوں نے ناسمجھی کے ساتھ ایک دوسرے سے پوچھا۔ ''ٹوکری میں ریت بھری بوریاں پتہ نہیں کیوں جمع کر رہے ھیں۔،،
''اے، تمھیں یہ ریت بھری بوریاں کس لئے چاھئیں؟،، دلدلی نے چلاکر پوچھا جو چاردیواری پر چڑھا بیٹھا تھا۔
''جب اوپر اڑ جائیں گے تو تمھارے سروں پر گرائیں گے،، نجانوں نے جواب دیا۔
ظاھر ہے کہ نجانوں خود نہیں جانتا تھا کہ بوریاں کس لئے چاھئیں۔ یہ تو





اس نے خود ہی گھڑ لیا تھا۔

دلدلی چلاکر بولا ''ارے تم پہلے اوپر اڑو تو!''

چاردیواری پر دلدلی کے پاس بیٹھے ہوئے خردیا نے کہا:

''پرواز کرتے ہوئے یہ لوگ ضرور ڈر رہے ہوں گے اور چاہتے ہوں گے کہ ان کی بجائے ریت‌بھری بوریاں ہی پرواز کریں۔''

چاروں طرف لوگ ہنس پڑے:

''ظاہر ہے ڈرتے ہوں گے! مگر انہیں ڈر کس بات کا؟ غبارہ تو اڑنے کا نہیں۔''

''اور ہو سکتا ہے وہ اڑ ہی جائے'' ننھیوں میں سے ایک نے کہا جو چاردیواری کی جھریوں سے جھانک رہی تھیں۔

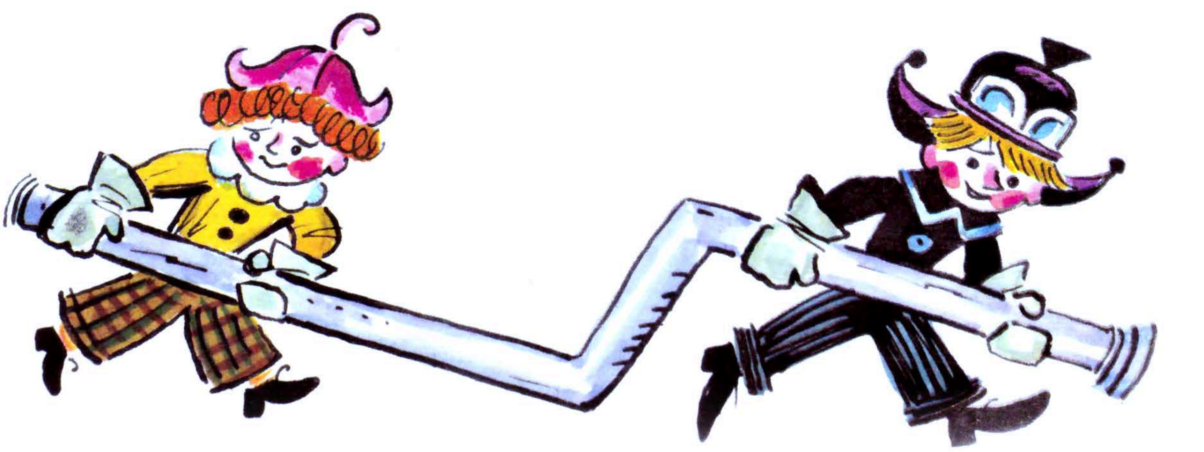
جس وقت سب لوگ بحث کر رہے تھے اس وقت جانوں نے حکم دیا کہ بیچ صحن میں الاؤ جلایا جائے اور سب نے دیکھا کہ پیچیا اور رکھانیا اپنے مستری‌خانے سے تانبے کا بڑا سا بوائلر لائے اور انہوں نے اسے الاؤ پر رکھ دیا۔ پیچیا اور رکھانیا نے یہ بوائلر ہوا کو گرم کرنے کے لئے بہت پہلے ہی بنا لیا تھا۔ اس بوائلر کا ڈھکنا اچھی طرح کس‌کر بند کیا ہوا تھا اور ڈھکنے میں بس ایک نکاس تھا۔ بوائلر میں ہوا بھرنے کے لئے پہلو میں ایک پمپ لگا ہوا تھا۔ ہوا بوائلر کے اندر گرم ہو جاتی اور گرم ہی گرم اوپروالے نکاس میں ہوکر ڈھکنے میں سے نکل آتی۔

ظاہر ہے کہ تماشہ‌بینوں میں سے کوئی بھی یہ اندازہ نہ لگا سکا کہ بوائلر کس لئے ہے لیکن ہر ایک اپنا مفروضہ بیان کرنے لگا۔

''غالباً ان لوگوں نے طے کیا ہے کہ اپنے لئے شوربہ پکائیں گے تاکہ سیاحت سے



پہلے ناشتہ کر لیں،، اس ننھی نے کہا جس کا نام بابونہ تھا۔
خردیا نے جواب دیا ،،تم کیا سمجھتی ہو! شاید تم ہوتیں تو اتنے لمبے سفر سے پہلے بس ذرا سا ٹونگ لیتیں!،،
ظاہر ہے،، بابونہ نے مان لیا۔ ،،ہو سکتا ہے یہ آخری بار ہو...،،
،،آخری بار — کیا؟،،
،،ارے، کہا رہے ہیں آخری بار، اور پھر اڑیں اور غبارہ پھٹ جائے اور یہ لوگ اسی میں لپٹ کر ہلاک ہو جائیں۔،،
،،تم ڈرو مت، پھٹےگا نہیں،، دلدلی نے اس سے کہا۔ ،،پھٹنے کے لئے تو ضروری ہے کہ اڑے اور تم تو دیکھ رہی ہو کہ پورے ہفتے بھر سے یہیں جھول رہا ہے اور کہیں بھی نہیں اڑ رہا ہے۔،،
،،ارے صبر کرو، ابھی اڑےگا!،، بٹن نے جواب دیا جو تل کے ساتھ پرواز دیکھنے کے لئے آئی تھی۔
جلد ہی سارے تماشہ‌بینوں میں گرماگرم بحث ہونے لگی۔ اگر کسی نے کہا کہ غبارہ اڑےگا تو دوسرا فوراً جواب دیتا کہ نہیں اڑےگا اور اگر کسی نے کہا کہ نہیں اڑےگا تو اس کو فوراً جواب دیا جاتا کہ اڑےگا۔ ایسا شور ہوا کہ کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا۔ ایک چھت پر دو ننھوں میں اتنے زوروں کی بحث ہوئی کہ وہ آپس میں ہاتھاپائی کرنے لگے۔ انہیں پکڑ کر ایک دوسرے سے الگ کیا گیا۔
اتنی دیر میں بوائلر کے اندر ہوا کافی گرم ہو گئی تھی اور جانوں نے فیصلہ



کیا کہ اب غبارے کو گرم ہوا سے بھرنے کا وقت ہو گیا۔ لیکن غبارے کو گرم ہوا سے بھرنے کے لئے ضروری تھا کہ پہلے اس میں سے ٹھنڈی ہوا نکال دی جائے۔ جانوں غبارے کے پاس گیا اور اس نے اس ڈوری کو کھول دیا جو ربڑ کی نلکی کو کس کر نیچے باندھے ہوئے تھی۔ ٹھنڈی ہوا زوروں سے سنسناتی ہوئی غبارے میں سے نکلنے لگی۔ جو ننھے یہ بحث کر رہے تھے کہ غبارہ اڑے گا یا نہیں اڑے گا، وہ مڑے اور انھوں نے دیکھا کہ غبارہ تو بڑی تیزی سے چھوٹا ہونے لگا۔ وہ سکڑا، اس پر سوکھی ناشپاتی کی سی جھریاں پڑیں اور پھر ٹوکری کے پیندے میں بیٹھ گیا۔ جہاں پر پہلے بڑا سا غبارہ شان سے جھوم رہا تھا وہاں اب صرف ٹوکری رکھی تھی جو اوپر سے جال سے ڈھکی ہوئی تھی۔

کھسرپھسر بند ہو گئی اور پھر زوروں کا قہقہہ بلند ہوا۔ سبھی لوگ ہنس پڑے — وہ بھی جو کہہ رہے تھے کہ غبارہ اڑے گا اور وہ بھی جو کہہ رہے تھے کہ نہیں اڑے گا اور نجانوں کا دوست چیتھڑیا تو ایسا ہنسا کہ چھت پر سے لڑھک بھی گیا اور اس کی گدی پر گمڑا نکل آیا۔ ڈاکٹر ٹکیاوالا کو فوراً ہی اس کا علاج کرنا اور گمڑے پر آیوڈین ملنا پڑا۔

”تو بس یوں پرواز کر لی!“، چاروں طرف لوگ چلائے۔ ”یہ رہا جانوں کا غبارہ! ہفتے بھر اس میں جان کھپائی اور وہ پھٹ گیا۔ خوب مزہ آیا! پوری زندگی میں کبھی اتنا ہنسنے کا موقع نہیں ملا!“



لیکن جانوں نے اس بار بھی مذاق اڑانےوالوں کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ اس نے لمبی نلکی سے بوائلر اور غبارے کو جوڑ دیا اور پمپ کو چلانے کا حکم دیا جو بوائلر میں لگا دیا گیا تھا۔ بوائلر میں تازہ ہوا بھرنے لگی اور گرم ہوا نلکی میں ہوکر سیدھے غبارے میں بھرنے لگی۔ دھیرے دھیرے جال کے نیچے غبارہ بڑا ہونے لگا اور ذرا ھی دیر میں ٹوکری سے اوپر اٹھنے لگا۔

''دیکھو تو،، تماشہبین خوش ہو گئے ''پھر پھلا رہے ھیں! کیسے بیوقوف ھیں! اور وہ پھر پھٹ جائےگا۔،،

کسی کو بھی یقین نہیں تھا کہ غبارہ اڑےگا۔ لیکن غبارہ برابر بڑا ھوتا گیا، ٹوکری میں سے نکل پڑا جیسے تھالی میں بڑا سا تربوز ھو۔ اچانک سب نے دیکھا کہ غبارہ اپنے آپ اوپر کو اٹھا اور اس نے جال کو تان لیا جو ٹوکری سے بندھا ھوا تھا۔ سارے لوگوں کے منہ سے آہ نکل گئی۔ ھر ایک نے دیکھا کہ اب تو کوئی بھی غبارے کو ڈوری سے اوپر کو نہیں کھینچ رہا تھا۔

''ھررا،، بابونہ چلائی اور وہ تو تالی بھی بجانے لگی۔

''ایسی خوش مت ھو!،، دلدلی اس پر چیخا۔

''ارے آخر اڑ تو گیا!،،

''ابھی اڑا نہیں۔ دیکھتی نہیں، وہ ڈوری سے بندھا ھوا ھے۔ کیا واقعی وہ ٹوکری کو اٹھا سکتا ھے اور وہ بھی بونوں سمیت!،،



اسی وقت دلدلی نے دیکھا کہ غبارہ اور بڑا ہوکر اوپر اٹھا اور ٹوکری بھی زمین سے اٹھ گئی۔ دلدلی سے نہیں رہا گیا اور اپنی پوری قوت سے چلایا:

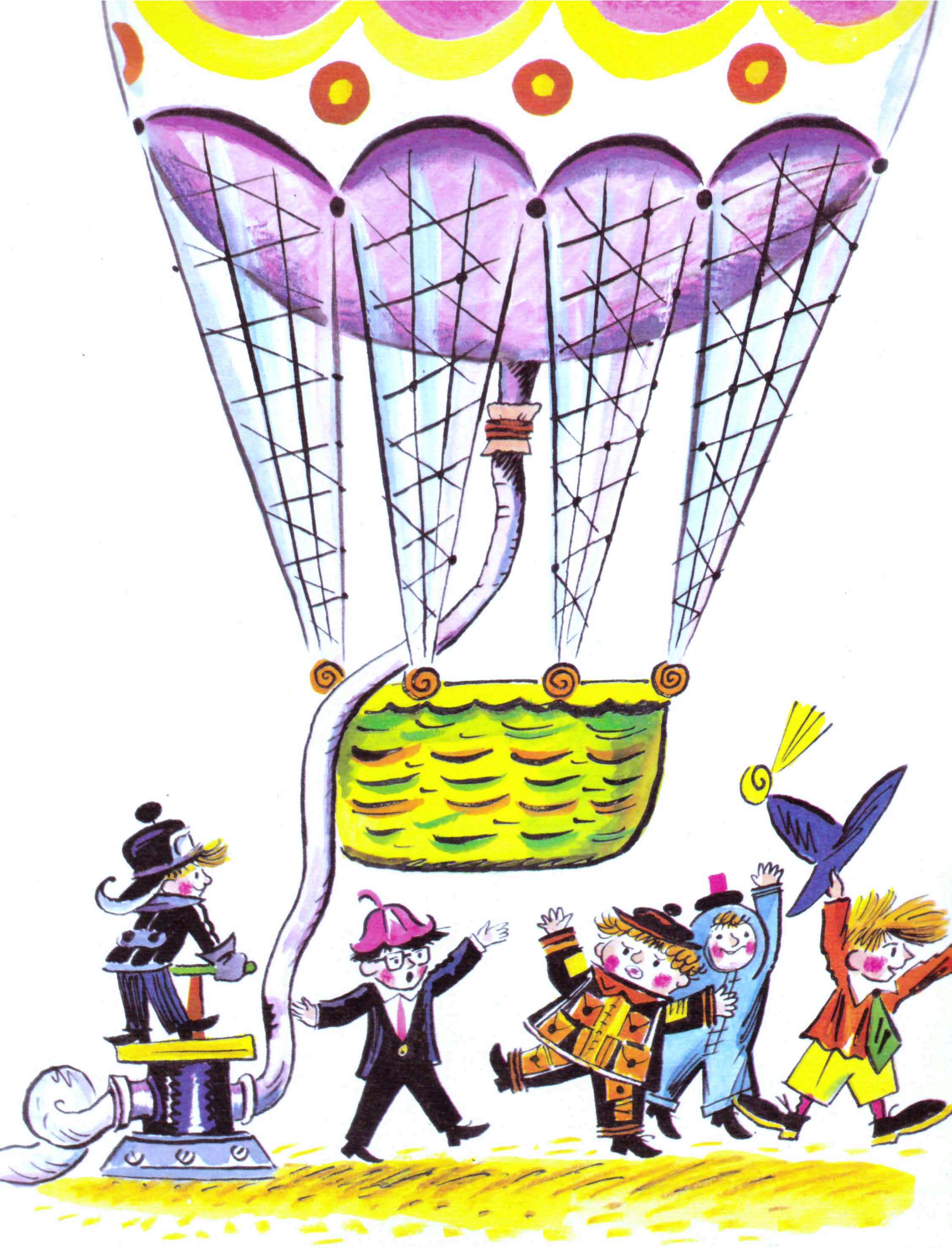
''پکڑو! وہ تو اڑ جائےگا! تم سب کر کیا رہے ہو؟''

لیکن غبارہ اڑا نہیں اس لئے کہ ٹوکری جوز کی جھاڑی سے مضبوطی کے ساتھ بندھی ہوئی تھی۔ وہ بس زمین سے ذرا سی اٹھ گئی۔

''ہر — را''، ہر طرف سے آواز بلند ہوئی۔ ''ہررا! شاباش جانوں! یہ ہوا نہ جانوں کا غبارہ! ان لوگوں نے اسے کس چیز سے پھیلایا ہے؟ غالباً بھاپ سے۔''

اب سب کو یقین ہو گیا کہ غبارہ تو اڑےگا۔





Н. Носов
ПОДГОТОВКА К ПУТЕШЕСТВИЮ
на языке урду

Nikolai Nosov
PREPARATIONS FOR THE ASCENT
in Urdu







اگر تم کو نجانوں اور اس کے دوستوں کے بارے میں یہ کہانی اچھی لگی تو پھول‌نگر کے قصوں کے باشندوں کے اور کارنامے تم ان کتابوں میں پڑھ سکتے ہو :

”روانگی“

”بادلوں کے اوپر“

ISBN 5-05-000938-3
ISBN 5-05-000939-1